واعظ الجمعہ

جنت اور اس کی نعمتیں

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

واعظ الجمعہ

جنّت اور اُس کی نعمتیں

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

جنّت اور اُس کی نعمتیں

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

جنّت کا آسائش وآرام

برادرانِ اسلام! ہر مسلمان کی کوشش اور ہر مؤمن کی آرزُو اللہ تعالی کی رضا وخوشنودی اور جنّت میں داخلہ ہے؛ کیونکہ جنّت امن وسلامتی کا مقام، عقلمندوں اور بُرد باروں کی قیام گاہ ہے۔ جنّت کی کشادگی آسمانوں اور زمین سے بھی زیادہ ہے، اس میں جو نعمتیں ہیں انہیں کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، نہ کسی کان نے ان کی حقیقت کو سنا، اور نہ کسی عام آدمی کے دل پر اس کا خیال گزرا، اس کی مٹّی زعفران کی ہے، اس کی کنکریاں موتی اور یاقُوت کی ہیں، اس کے محلّات کی ایک اینٹ سونے کی تو دوسری چاندی کی ہے، جو اس میں داخل ہوگا وہ ایسی نعمتیں پائے گا جو کبھی ختم ہونے والی نہیں، وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا، وہاں کبھی کسی کو موت نہیں آئے گی، وہاں کبھی کسی کا لباس میلا نہیں ہوگا، کبھی کسی کی جوانی ختم نہیں ہوگی، جنّت میں ایسی نہریں اور پھل ہیں جن کی حقیقت اللہ تعالی

کے سوا کوئی نہیں جانتا، اس کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں کی طرح نہیں، نہ دنیا میں اس کی کوئی مثال ہے، جنّت میں داخل ہونے والوں سے اللہ تعالی فرمائے گا: ﴿يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۚ﴿٦٨﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۚ﴿٦٩﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۚ﴿٧١﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ﴾[1]

"اے میرے بندو! آج نہ تم پر کوئی خوف ہے نہ تمہیں کوئی غم، وہ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور مسلمان تھے، داخل ہو جاؤ جنّت میں تم لوگ اور تمہاری اَزواج ہنسی خوشی (جہاں تمہاری خاطر تواضع ہوگی)۔ ان پر دَورہ ہوگا سونے کے پیالوں اور مختلف قسم کے جام کا، اور اس میں جو جی چاہے، اور جس سے آنکھ کو لذّت پہنچے، اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ اور یہ ہے وہ جنّت جس کے تم وارث کیے گئے اپنے اعمال سے، تمہارے لیے اس میں بہت سے میوے ہیں کہ ان میں سے کھاؤ"۔

عزیزانِ محترم! مفسرینِ کرام اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "جنتیوں کی وہاں (جنّت میں) ایسی خاطر مدارت ہوگی، جس کا اَثر اُن کے چہروں پر نمودار ہوگا، غرضیکہ ربّ تعالی اپنی شان کے لائق انہیں عطا فرمائے گا، اور خادم لڑکے سونے کے پیالوں میں پاکیزہ شراب بھر کر انہیں پیش کریں گے، چونکہ جنّتی لوگ حلقے بنا کر بیٹھا کریں گے، لہذا خادم لڑکے ان حلقوں میں گردش کریں گے، جنّتی جس چیز کی خواہش کرے گا کھائے گا، اور وہ کبھی بُری چیز چاہے گا ہی نہیں؛ کہ جنّت میں نفسِ امّارہ

---

(١) پ ٢٥، الزُخرف: ٦٨-٧٣.

نہیں ہوگا، جنّت میں خوبصورت باغ ونہروں اور حسین بیویوں، بلکہ دیدارِ جنابِ مصطفی ﷺ، اور دیدارِ جمالِ پروَردگار سے آنکھ کو لذّت پہنچے گی، جو کہ تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے، ربّ تعالی ہم سب کو نصیب کرے! کہ یہ لوگ دنیا میں دیدارِ حضور ﷺ کے لیے ترس گئے تھے، اور عشقِ الٰہی کی آگ میں جلتے بھنتے تھے، اب یہ لوگ جنّت میں ہمیشہ رہیں گے، نہ انہیں فنا ہے اور نہ جنّت کی نعمتیں فنا ہوں گی، جبکہ دنیا کے پھل تو موسم میں ہی ہوتے ہیں، مگر وہاں ہمیشہ رہیں گے، ربّ تعالی فرماتا ہے: ﴿أُكُلُهَا دَآئِمٌ﴾[1] "جنّت کے میوے ہمیشہ ہیں" جنّتی جنّت میں ہمیشہ رہیں گے۔

اس سے دو ۲ مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ جنّت محض ربّ کے کرم سے ملے گی، لہذا اسے وراثت فرمایا جو اپنی کمائی کی نہیں ہوتی، دوسرے یہ کہ اس وراثت کا ذریعہ نیک اعمال ہیں، جنّت کے درخت سدا بہار ہیں، ان کے پھلوں میں کمی نہیں آتی، ایک پھل توڑا کہ دوسرا اس کی جگہ اسی وقت نمودار ہو جائے گا، وہاں کوئی چیز مضر (نقصان دہ) نہیں ہوگی، کسی سے پرہیز نہیں ہوگی، اور باوُجود خوب کھانے کے وہاں کچھ کمی نہیں آئے گی، لہذا یہاں ﴿مِنْهَا﴾ "ان میں سے کھاؤ" فرمایا گیا"[2]۔

جنّت کی لا زوال نعمتیں

حضراتِ گرامی قدر! حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «قَالَ اللهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ» "اللہ تعالی نے فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے جنّت میں ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا" «وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ» "نہ کسی کان

---

(۱) پ۱۳، الرَّعد: ۳۵.

(۲) "تفسیر نور العرفان" صـ۸۸۷، ملخصًا۔

نے اُن کے بارے میں سنا" «وَلَا خطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ» "نہ کسی انسان کے دل پر اُس کا خیال گزرا" «فاقرؤا إن شئتُم:» "اس موقع پر چاہو تو یہ آیت پڑھو: «﴿فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِیَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ﴾»[1] "تو کسی کو نہیں معلوم جو ہم نے اُن کی آنکھوں کی ٹھنڈک اُن کے لیے چُھپا رکھی ہے!"۔

جنّت کے پاکیزہ محلّات

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! جنّت اللہ تعالی کی ایک عظیم ولازوال نعمت ہے، اس میں پاکیزہ محلّات، باغات اور بہتی نہریں ہیں جو اہلِ ایمان کو عطا کی جائیں گے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ وَرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكۡبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ﴾[2] "اللہ تعالی نے مسلمان مَردوں اور مسلمان عورتوں کو باغات کا وعدہ دیا ہے، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ان میں ہمیشہ رہیں گے، اور پاکیزہ مکانوں کا وعدہ بسنے کے باغات میں، اور اللہ کی رضا سب سے بڑی ہے، یہی بڑی مراد پانا ہے"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿یَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ وَیُدۡخِلۡكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ﴾[3] "وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغات میں لے جائے گا، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغات میں ہیں، یہی بڑی کامیابی ہے!"۔

نبئ کریم ﷺ نے جنّت کے محلّات کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب بدءِ الخَلق، ر: ٣٢٤٤، صـ٥٤١.

(٢) پ١٠، التوبة: ٧٢.

(٣) پ٢٨، الصَف: ١٢.

فرمایا: «جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا»(۱) "دو ۲ جنتوں میں برتن اور تمام اشیاء چاندی کی ہیں، اور دو ۲ جنتوں کے برتن اور تمام چیزیں سونے کی ہیں"۔

جنّت کے بالاخانے

عزیزانِ مَن! جنّت خالقِ کائنات جَلّ جَلالُہ کی مہربانیوں، کرم نوازیوں، رحمتوں اور فضل کی جگہ ہے، ہمیں اِن نعمتوں کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کرنی ہے؛ کیونکہ منزلِ مقصود تک وہی پہنچتا ہے جو سفر کی صُعوبتیں، تکلیفیں اور مشکلات کو برداشت کرتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾(۲) "لیکن جو اپنے رب سے ڈرے، اُن کے لیے بالاخانے (بلند عمارتیں) ہیں اُن پر بالاخانے بنے، اُن کے نیچے نہریں جاری ہیں"۔

جنّت کی نہریں

حضراتِ ذی وقار! دودھ اور شہد کی نہریں بھی جنّت کی بڑی نعمتوں میں سے ایک ہے، جس شخص نے ایمان لانے کے بعد نیک اعمال کیے، اور گناہوں سے خود کو بچائے رکھا، اللہ تعالی کا وعدہ ہے کہ وہ اسے داخلِ جنّت فرماکر ان نعمتوں سے سرفراز فرمائے گا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا﴾(۳) "جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ہم انہیں

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ٤٤٨، صـ٩٢.

(٢) پ٢٣، الزُمر: ٢٠.

(٣) پ٥، النساء: ١٢٢.

باغات میں لے جائیں گے، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ہمیشہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے، یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے، اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی؟!"۔

نعمتوں سے بھرپور باغات

میرے محترم بھائیو! جنتیوں کو رہنے کے لیے جو محلّات اور پاکیزہ مکانات عطا کیے جائیں گے، اُن کی ایک خوبی یہ ہے کہ اُن کے اِرد گرد نہایت سرسبز وشاداب، خوبصورت اور جنّت کی نعمتوں سے بھرپور باغات، نیز دودھ اور شہد کی نہریں ہیں، جنہیں دیکھ کر جنتیوں کو راحت اور خوشی ملے گی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ﴾[1] "بسنے کے باغات جن میں جائیں گے، ان کے نیچے نہریں جاری ہیں، انہیں وہاں ملے گا جو چاہیں گے، پرہیزگاروں کو اللہ ایسا ہی صلہ دیتا ہے!"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ﴾[2] "یقیناً جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، ان کے لیے چَین کے باغات ہیں"۔

جنّتی باغوں میں مہمان نوازی

جانِ برادر! جنّت ہمیشہ رہنے والا اور آرام وآسائش کا مقام ہے، جسے اللہ کریم نے اپنے متّقی بندوں کے لیے تیار کر رکھا ہے، خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا﴾[3] "یقیناً جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، فردوس کے باغوں میں اُن کی مہمانی ہے"۔ مفسرینِ

---

(١) پ١٤، النحل: ٣١.

(٢) پ٢١، لقمان: ٨.

(٣) پ١٦، الكهف: ١٠٧.

کرام فرماتے ہیں کہ "فردوس جنّت کے تمام درجات میں سب سے اعلیٰ وسب سے اونچا مقام ہے، اُس کے اوپر عرشِ الٰہی ہے، جہاں سے اُس میں نہریں آتی ہیں۔ مہمانی کا لفظ اس لیے فرمایا کہ وہاں جنّتی مؤمنوں کی خاطر تواضُع مہمانوں کی طرح کی جائے گی، مگر حقیقت میں اہلِ جنّت کواِن نعمتوں کا دائمی مالک بنادیا جائے گا"[1]۔

سونے کے کنگن اور عمدہ ریشمی کپڑے

حضراتِ محترم! سونے کے کنگن اور عمدہ ریشمی کپڑے جنتیوں کا زیور اور لباس ہوں گے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِؕ نِعْمَ الثَّوَابُؕ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا﴾[2] "ان کے لیے بسنے کے باغات ہیں ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے، اور سبز کپڑے کریب اور قنادیز (یعنی عمدہ قسم کے ریشم) کے پہنیں گے، وہاں پر تختوں پر تکیہ لگائے، کیا ہی اچھا ثواب اور جنّت کیا ہی اچھی جگہ ہے آرام کی!"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًاؕ وَ لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ﴾[3] "یقیناً اللہ انہیں داخل کرے گا جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، بہشتوں (جنتوں) میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اس میں پہنائے جائیں گے سونے کے کنگن اور موتی، اور وہاں ان کا لباس ریشم ہے"۔

---

(۱) "تفسیر نور العرفان" پ۱۶، الکہف، زیرِ آیت: ۱۰۷، صـ۴۸۵۔
(۲) پ۱۵، الكهف: ۳۱.
(۳) پ۱۷، الحجّ: ۲۳.

دنیا کے پھلوں سے صورۃً مُشابہ پھل اور پاکیزہ بیویاں

برادرانِ اسلام! جنّت میں دنیا کے پھلوں سے صورۃً مُشابہ پھل اور پاکیزہ بیویاں بھی جنّت کی اُن بڑی نعمتوں میں سے ہیں، جن کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًاۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُۙ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًاؕ وَ لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌۗ وَّ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ﴾[1] "جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، انہیں خوشخبری دے کہ اُن کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا، صورت دیکھ کر کہیں گے کہ یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا، اور وہ صورت میں مِلتا جلتا انہیں دیا گیا، اور اُن کے لیے ان باغوں میں ستھری بیبیاں (حُوریں) ہیں، اور وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے!"۔

غموں اور اندیشوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نَجات

عزیزانِ محترم! غموں اور اندیشوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نَجات بھی جنّت کی نعمتوں میں سے ایک ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمْ وَ لَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ﴾[2] "کیا یہ ہیں وہ لوگ جن پر تم قسمیں کھاتے تھے، کہ اللہ ان پر اپنی رحمت کچھ نہ کرے گا! اُن سے تو کہا گیا کہ جنّت میں جاؤ! نہ تم کو اندیشہ نہ کچھ غم!" لہذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ فرائض وواجبات کی پابندی کرے، گناہوں سے اجتناب برتے، اور اللہ تعالی کی رحمت سے پُر امید رہے!۔

---

(۱) پ۱، البقرة: ۲۵.

(۲) پ۸، الأعراف: ٤٩.

ہمیشہ کے لیے جنّت میں ٹھکانہ

حضراتِ گرامی قدر! رحمتِ الٰہی سے جنّت میں جانا اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس میں رہنا، کرم بالائے کرم اور بہت بڑی نعمت ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ﴾(1) "جو خوش نصیب ہوئے وہ جنّت میں ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان وزمین رہیں، مگر جتنا تمہارے رب نے چاہا، یہ بخشش ہے کبھی ختم نہ ہوگی!"۔

فُضول، بیہودہ اور لَغو باتوں سے نَجات

حضراتِ ذی وقار! فُضول، بیہودہ اور لَغو باتوں سے نَجات بھی جنّت کی نعمتوں میں سے ایک ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿جَنّٰتِ عَدْنِ ﹰالَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَیْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِیًّا ﴿۶۱﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَ لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا ﴿۶۲﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا﴾(2) "بسنے کے باغات جن کا وعدہ رحمٰن نے اپنے بندوں سے غیب میں کیا، یقیناً اس کا وعدہ آنے والا ہے، وہ اس میں کوئی بے کار بات نہ سنیں گے مگر سلام، اور ان کے لیے اس میں ان کا رزق ہے صبح وشام، یہ وہ باغ ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے کریں گے جو پرہیزگار ہے!"۔

لہذا ہمیں چاہیے کہ اللہ ورسول کی اِطاعت وفرمانبرداری کریں، اپنا قیمتی وقت ذِکر واَذکار، درود شریف اور عبادت میں گزاریں، بیہودہ گفتگو اور لَغو باتوں سے بچیں؛ تاکہ رب کریم کی جنّت میں خیر سے داخل ہو جائیں۔

---

(۱) پ۱۲، هُود: ۱۰۸.
(۲) پ۱٦، مریم: ٦١-٦٣.

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًاۙ۝۳۱ حَدَآىٕقَ وَ اَعْنَابًاۙ۝۳۲ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًاۙ۝۳۳ وَّ كَاْسًا دِهَاقًاؕ۝۳۴ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًاۚ۝۳۵ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴾[1] "یقیناً ڈر والوں کے لیے کامیابی کی جگہ ہے، باغات اور انگور، اور اٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی، اور چھلکتا جام، اس جنّت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں نہ جھٹلانا، یہ صلہ ہے تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا!"۔

مَن چاہی مُرادوں کا پورا ہونا

میرے محترم بھائیو! مَن چاہی مُرادوں اور خواہشات کا پورا ہونا بھی جنّت کی نعمتوں میں سے ایک ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ قُلْ اَذٰلِكَ خَیْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّ مَصِیْرًا۝۱۵ لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ خٰلِدِیْنَؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴾[2] "تم فرماؤ: کیا یہ بھلا یا وہ ہمیشگی کے باغ جس کا وعدہ ڈر والوں کو ہے؟! وہ ان کا صلہ اور انجام ہے، ان کے لیے وہاں مَن مانی مُرادیں ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے، تمہارے رب کے ذمّے وعدہ ہے مانگا ہوا!"۔

جنّت کے میوے، پاکیزہ مشروبات، باغات اور حوریں

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! جنّت کے میوے، پاکیزہ مشروبات، راحت وچین کے باغات، اور پاکیزہ کردار کی حامل بیویاں (حُوریں) جنّت کی وہ اعلیٰ نعمتیں ہیں جو ہر جنّتی کو عطا کی جائیں گی۔ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ۝۴۰ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌۙ۝۴۱ فَوَاكِهُۚ وَ هُمْ مُّكْرَمُوْنَۙ۝۴۲ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِۙ۝۴۳ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ۝۴۴ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍۭۙ۝۴۵ بَیْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَۚۖ۝۴۶ لَا فِیْهَا غَوْلٌ

---

(۱) پ۳۰، النبأ: ۳۱-۳۶.
(۲) پ۱۸، الفرقان: ۱۵، ۱۶.

﴿وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ۝۴۷ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝۴۸ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ﴾[1] "مگر جو اللہ کے چُنے ہوئے بندے ہیں ان کے لیے وہ روزی ہے جو ہمارے علم میں ہے: میوے اور ان کی عزّت ہوگی، چَین کے باغوں میں تختوں پر ہوں گے آمنے سامنے، ان پر دَورہ ہوگا نگاہ کے سامنے بہتی (پاکیزہ) شراب کے جام کا، سفید رنگ پینے والوں کے لیے لذّت، نہ اس میں خمار (نشہ) ہے، اور نہ اس سے ان کا سر پھرے، اور ان کے پاس ہیں جو شَوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی، بڑی آنکھوں والیاں، گویا وہ انڈے ہیں پوشیدہ رکھے ہوئے!"۔

جنّتی حُور کا مقام

حضراتِ گرامی قدر! جنّتی حُور کا کیا مقام ومرتبہ ہے؟ اس بارے میں حضرت سیّدنا انَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْهُ رِيحاً، وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا»[2] "اگر جنّت کی کوئی عورت (حُور) اہلِ زمین کی طرف جھانک لے، تو زمین وآسمان کی درمیانی فضا جگمگا کر خوشبو سے معطَّر ہو جائے، اور جنّت کی حُور کے سر کا دوپٹہ بھی دنیا اور اس کی تمام تر اشیاء سے بہتر ہے"۔

جنّت کی نعمتیں بیان کرتے ہوئے اللہ ربّ العالمین نے ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۝۱۷ فٰكِهِيْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝۱۸ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۹ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ

---

(۱) پ۲۳، الصافّات: ٤٠-٤٩.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الجهاد والسِير، ر: ٢٧٩٦، صـ٤٦٣.

مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَ اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَ لَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ﴾[1] ''یقیناً پرہیزگار باغات اور چَین میں ہیں، اپنے رب کے دَین پر شاد شاد ہیں، اور انہیں ان کے رب نے آگ کے عذاب سے بچا لیا۔ کھاؤ اور پیو خوشگواری سے صلہ اپنے اعمال کا، تختوں پر تکیہ لگائے جو قطار لگا کر بچھے ہیں۔ اور ہم نے انہیں بیاہ دیا بڑی آنکھوں والی حُوروں سے، اور جو ایمان لائے اور ان کی اَولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیَروی کی، ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی، اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی، سب آدمی اپنے کیے (اعمال) میں گرفتار ہیں، اور ہم نے ان کی مدد فرمائی میوے اور گوشت سے جو چاہیں، ایک دوسرے سے لیتے ہیں وہ جام جس میں نہ بیہودگی ہے نہ گنہگاری، اور ان کے خدمتگار لڑکے ان کے گرد پھریں گے، گویا وہ چُھپا کر رکھے گئے موتی ہیں!''۔

جنّت کے باغات اور بڑا فضل

جانِ برادر! دنیا میں اچھے بُرے کام کرنے والے ہر شخص کو اس کے اعمال کا صلہ ضرور دیا جائے گا، اگر کسی کا خاتمہ ایمان پر نہ ہوا، اور وہ دنیا میں مخلوقِ خدا پر ظلم وستم کرتا رہا، اللہ تعالی کی معصیت ونافرمانی کا مرتکِب ہوتا رہا، تو اُسے جہنّم میں ڈالا جائے گا، اور اگر بندہ مؤمن ہوا اور اس کے اعمال اچھے ہوئے، تو اُسے جنّت اور اس کی نعمتیں عطا کی جائیں گی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا

---

(۱) پ۲۷، الطُور: ۱۷-۲٤.

كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴾(۱) "تم ظالموں کو دیکھو گے کہ اپنی کمائیوں (اعمال) سے سہمے ہوں گے، اور وہ ان پر پڑ کر رہیں گی، اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، وہ جنّت کی پھلواریوں میں ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس ہے جو چاہیں، یہی بڑا فضل ہے!"۔

جنّت کے ہر میوے کی دو قسمیں

برادرانِ اسلام! جنّت کی اَن گنت نعمتوں میں سے ایک یہ بھی ہے، کہ اس کے ہر میوے کی دو ۲ مختلف قسمیں اور ذائقے ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴾(۲) "جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے، اس کے لیے دو ۲ جنّتیں ہیں، تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے! بہت سی ڈالوں والیاں، تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے! ان میں دو ۲ چشمے بہتے ہیں، تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے! ان میں ہر میوہ دو دو قسم کا، تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے! ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے جن کا اَستر قنادیز (ریشم) کا، اور دونوں کے

---

(۱) پ۲۵، الشُوری: ۲۲.
(۲) پ۲۷، الرحمن: ٤٦-٥٩.

میوے اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے چُن لو، تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے! ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں، ان سے پہلے انہیں کسی آدمی اور جن نے نہ چُھوا، تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے! گویا وہ لعل اور یاقُوت اور مونگا ہیں، تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے!"۔

لہذا ہر صاحبِ ایمان پر لازم ہے کہ اللہ تعالی کے عذاب اور اس کے جاہ وجلال سے ڈرے، اور اُس کے اَحکام کا پابند رہے؛ تاکہ اللہ تعالی کی رضا وخوشنودی حاصل کر کے، محض اس کے فضل وکرم سے جنّت کا حقدار ٹھہر سکے!۔

جنّت کی تھوڑی سی جگہ بھی دنیا ومافیہا سے بہتر

عزیزانِ محترم! جنتیوں کے لیے جنّت میں ان کی طلب وخواہش اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا پورا پورا سامان ہے، جنّت کی تھوڑی سی جگہ بھی دنیا ومافیہا (دنیا اور اس میں موجود ہر شَے) سے بہتر ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «مَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الجَنَّةِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا»[1] "جنّت میں چابُک رکھنے کی جگہ بھی، دنیا اور اس میں موجود ہر شَے سے بہتر ہے"۔

جنّت کی سب سے بڑی نعمت

حضراتِ گرامی قدر! جنّت کی سب سے بڑی نعمت یہ ہے، کہ اہلِ جنّت کو جنّت میں اللہ تعالی کا دیدار نصیب ہوگا، حضرت سیّدنا صُہیب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم ﷺ فرماتے ہیں: «إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قال ﷺ: يَقُولُ اللهُ تبارك وتعالى: تُرِيْدُوْنَ شَيْئاً أَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الجهاد والسِير، ر: ٢٨٩٢، صـ٤٧٨.

وُجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئاً أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ ﷻ»[1] "جب تمام جنّتی جنّت میں چلے جائیں گے"، نبئ کریم ﷺ نے مزید فرمایا: "تو اُس وقت اللہ تعالی ان سے فرمائے گا کہ کیا جنّت کے بعد تمہاری کوئی خواہش باقی ہے جسے پورا کردُوں؟ جنّتی لوگ عرض کریں گے کہ اے باری تعالی! کیا تُو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے؟ کیا تُو نے ہمیں جنّت عطا نہیں کی؟ کیا تُو نے ہمیں دوزخ سے نَجات نہیں دی؟ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالی ان کے اور اپنے درمیان سے حجاب اُٹھا دے گا، اور جنّتی اللہ تعالی کا دیدار کر لیں گے، پھر انہیں رب تعالی کے دیدار سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہوگی!"۔

متّقی وپرہیز گار لوگوں کا ٹھکانہ

حضراتِ ذی وقار! متّقی وپرہیز گار لوگوں کا ٹھکانہ جنّت ہے، جس میں باغات اور نہریں ان کا مقدّر ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ﴾[2] "یقیناً پرہیز گار باغوں اور نہر میں ہیں!"۔

جنّت میں کھوکھلے موتی کا خیمہ

جانِ برادر! حضرت سیّدنا عبد اللہ بن قَیس رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں، سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ، طُولُهَا سِتُّونَ مِيلاً، لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُوْنَ، يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضاً»[3]

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ٤٤٩، صـ٩٢.

(٢) پ٢٧، القمر: ٥٤.

(٣) "صحيح مسلم" كتاب الجنّة وصفة ...إلخ، ر: ٧١٥٨، صـ١٢٣٣.

"مؤمن کے لیے جنّت میں کھوکھلے موتی کا ایک خیمہ ہوگا، اس کا طُول ساٹھ ۶۰ میل ہوگا، اس میں ایمان والے کے اہل بھی ہوں گے، مؤمن ان کا چکر لگائے گا، اور اس کے آر پار ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکیں گے"۔

جنّت کا موسم اور ماحول

میرے محترم بھائیو! جنّت اور اس کی نعمتوں کا تفصیلی بیان کرتے ہوئے، ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِيْرًا﴾ "جنّت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے، نہ اُس میں دُھوپ دیکھیں گے نہ سخت سردی" ﴿وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا﴾ "اس کے سائے اُن پر جُھکے ہوں گے، اور اس میں پھلوں کے گُچھے جھکا کر نیچے کر دیے گئے ہوں گے" ﴿وَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَاۡ﴾ "اُن پر چاندی کے برتنوں اور کُوزوں کا دَور ہوگا، جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے" ﴿قَوَارِيْرَاۡ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا﴾ "کیسے شیشے چاندی کے! ساقیوں نے انہیں پورے اندازے پر رکھا ہوگا" ﴿وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا﴾ "اُس میں وہ جام پلائے جائیں گے جن کا مزاج اَدرک مائل ہوگا" ﴿عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا﴾ "جنّت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں" ﴿وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا﴾ "اُن کے آس پاس ہمیشہ رہنے والے لڑکے خدمت میں پھریں گے، جب تُو انہیں دیکھے تو انہیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے" ﴿وَ اِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّ مُلْكًا كَبِيْرًا﴾ "جب تو ادھر نظر اُٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت" ﴿عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّ حُلُّوْۤا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَ سَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ

﴿شَرَابًا طَهُوْرًا﴾ "اُن کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے اور قنادیز کے، اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے گئے، اور انہیں اُن کے رب نے ستھری شراب پلائی" ﴿اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّ كَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا﴾[1] "(اُن سے فرمایا جائے گا کہ) یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی!"۔

جنّت کس چیز سے بنی ہے؟

حضراتِ ذی وقار! نبئ کریم ﷺ نے جنّت کو مُلاحظہ فرمایا اور اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو اس کی خبر بھی دی، چنانچہ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! جنّت کس چیز سے بنی ہے؟ ارشاد فرمایا: «لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ، وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ، مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ، وَيَخْلُدُ لَا يَمُوْتُ، ولَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ، وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ»[2] "ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک سونے کی، اس کا گارا نہایت خوشبودار مشک ہے، اس کے کنکر موتی اور یاقُوت ہیں، اس کی مٹّی زعفران کی ہے، جنّت میں جو داخل ہو گا نعمتوں میں رہے گا، کبھی مایوس نہ ہو گا، ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اسے موت نہیں آئے گی، نہ ان کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ ہی ان کی جوانی ختم ہوگی!"۔

جنّت کا درخت

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! جنّت اور اس کی نعمتوں کا حال بیان کرتے ہوئے نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً، يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي

---

(١) پ٢٩، الدّهر: ١٣-٢٢.
(٢) "سنن الترمذي" أبواب صفة الجنّة، ر: ٢٥٢٦، صـ٥٧٣، ٥٧٤.

ظِلِّهَا مِئَةَ سَنَةٍ»[1] "جنّت میں ایک ایسا درخت ہے، جس کے سائے میں اگر کوئی سوار سو۱۰۰ سال تک چلے، تب بھی وہ سایہ ختم نہ ہو"۔

جنّت کا اَحوال اور اِنعام واِکرام

میرے محترم بھائیو! اللہ ربُّ العالمین جنّت کا اَحوال اور جنّتی انعام واِکرام کا ذکر فرماتا ہے: ﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ﴾ "اَحوال اُس جنّت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے، اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جو کبھی متغیّر نہیں ہوتا" ﴿وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ﴾ "ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا" ﴿وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ﴾ "ایسی (پاکیزہ) شراب کی نہریں ہیں جس کے پینے میں لذّت ہے" ﴿وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى﴾ "اور اس میں صاف ستھرے شہد کی نہریں ہیں" ﴿وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ﴾ "ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں" ﴿وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ﴾[2] "اور اپنے رب کی طرف سے مغفرت کا انعام!"۔

حصولِ جنّت کے لیے کوشش کا حکم

جانِ برادر! قرآنِ کریم میں بخشش اور حصولِ جنّت کے لیے کوشش کا حکم دیا گیا ہے، اِرشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾[3] "دَوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنّت کی طرف جس کی چوڑان (وُسعت) میں سب آسمان وزمین ہیں، پرہیزگاروں کے لیے تیار کر رکھی ہے!"۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب بدءِ الخَلق، ر: ٣٢٥٢، صـ٥٤٢.

(٢) پ٢٦، محمد: ١٥.

(٣) پ٤، آل عمران: ١٣٣.

اہلِ جنّت کے معمولات

عزیزانِ محترم! جو نعمتیں اللہ تعالی کے فضل وکرم سے جنّتی لوگ پائیں گے، اُن کے بارے میں رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: «يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ، وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْتحميْدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ»[1] "جنّتی جنّت میں کھائیں گے پئیں گے، وہ نہ اس میں رفع حاجت کریں گے، نہ ناک صاف کریں گے، نہ پیشاب کریں گے، اُن کا کھانا مُشک کی طرح خوشبودار ڈکار کی صورت میں تحلیل ہو جائے گا، اُن کو تسبیح اور حمد کا اِلہام کیا جائے گا جس طرح آدمی کا سانس آتا جاتا ہے"۔

جنّت میں گھر کیسے بنائیں؟

حضراتِ ذی وقار! بلاشبہ اللہ تعالی نے جنّت کے مکانات مزیَّن کر رکھے ہیں، اور اپنے بندوں سے ان مکانات کی تعریف ومدح بیان فرماتا ہے؛ تاکہ وہ انہیں حاصل کرنے کی کوشش کریں، ان تک رَسائی کے لیے پہلا ذریعہ اللہ عَزّوجلّ پر ایمان لانا، اور نیک اعمال کی کوشش کرنا ہے، ربِ کریم نے ارشاد فرمایا: ﴿وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ﴾[2] "تمہارے مال اور تمہاری اولاد اس قابل نہیں کہ تمہیں ہمارے قریب پہنچائیں، مگر وہ جو ایمان لائے اور نیکی کی، ان کے لیے دُگنا صِلہ ہے ان کے عمل کا بدلہ، اور وہ بالا خانوں (بلند عمارتوں) میں امن

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الجنّة وصفة ...إلخ، ر: ٧١٥٤، صـ١٢٣٢.
(٢) پ٢٢، سبأ: ٣٧.

وامان سے ہیں"۔ یعنی سوائے نیک مؤمنوں کے کسی کے لیے سببِ قربت نہیں، اور ان کے لیے جتنا خدا چاہے نیکیاں زیادہ ہوں، اور وہ جنّت کے مَنازلِ بالا میں ہر خوف وتکلیف سے امن میں ہوں گے"[1]۔

دعا میں جنّت الفردوس مانگنے کی تلقین

عزیزانِ مَن! جنّت الفردَوس سب جنتوں سے بلند تر ہے، اور اسی سے جنّت کی نہریں جاری ہوتی ہیں، لہذا جب اللہ تعالی کی بارگاہ میں دستِ سوال دراز کرو تو جنّت الفردوس مانگو۔ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رَحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ؛ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ، وَأَعْلَى الْجَنَّةِ» "جب اللہ تعالی سے مانگو تو جنّت الفردوس مانگو؛ کیونکہ وہ سب جنتوں کے درمیان اور سب سے بلند وبالا ہے" (راوی کہتے ہیں کہ) میرا گمان ہے کہ نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: «وفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ»[2] "اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے، اور اسی سے جنّت کی نہریں جاری ہوتی ہیں"۔

اہلِ ایمان سے جنّت کا وعدہ

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! اللہ ربّ العالمین نے ایمان پر استقامت اور ثابت قدمی کا مُظاہرہ کرنے والوں سے جنّت کا وعدہ فرمایا ہے، اِرشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾[3] "یقیناً جنہوں نے کہا کہ

(١) "تفسير ابن كثير" پ٢٢، سبأ، تحت الآية: ٣٧، ٣/ ٥٤٣، ملتقطاً.
(٢) "صحيح البخاري" كتاب الجهاد والسِير، ر: ٢٧٩٠، صـ٤٦٢.
(٣) پ٢٦، الأحقاف: ١٣، ١٤.

"ہمارا رب اللہ ہے" پھر اس بات پر ثابت قدم رہے، نہ اُن پر کوئی خوف ہے نہ انہیں کوئی غم! وہ اہلِ جنّت ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے، یہ اُن کے اعمال کا بدلا ہے!"۔

لہٰذا اپنے ایمان پر ثابت قدمی کا مُظاہرہ کریں، قرآن وسنّت کے اَحکام کی پابندی کریں، زیادہ سے زیادہ نیک اعمال انجام دیں، گناہوں سے بچیں، تقویٰ وپرہیزگاری اختیار کریں، اللہ ربّ العالمین سے جنّت الفردَوس کا سوال کریں، جہنّم سے پناہ مانگیں، اور دنیا کو آخرت پر ہرگز ہرگز ترجیح نہ دیں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں ایمان پر ثابت قدمی عطا فرما، ہمیں فرائض وواجبات کا پابند بنا، قرآن وسنّت کے اَحکام پر استقامت عطا فرما، ہم سب کو جنّت الفردَوس اور اس کی نعمتوں سے مالا مال فرما، اور اُس کے حصول کے لیے نیک اعمال پر کاربند رہنے کا جذبہ اور سوچ عنایت فرما!۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما،

خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.